محترم امام صاحب! نماز جمعہ کے موقع پر بطور خطبہ جمعہ اس تحریر کو پڑھ کر سنا دیں! جزاک اللہ خیرا

تبلیغی جماعت کو اس کے اصل نہج اور شریعت کے ضابطوں کا پابند رکھنے کے لئے علمائے کرام ومفتیان عظام کی اہم ہدایات

تبلیغی جماعت ہماری اپنی جماعت ہے، جسے حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے اپنے دور کے اکابر علمائے دیوبند کے مشورے اور ان کی سرپرستی میں شروع فرمایا تھا، یہ ایک خالص دینی جماعت ہے، جس کی مبارک محنت کی برکت سے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو دینی فائدہ پہنچا اور پہنچ رہا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی بھی چیز کا نفع اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک وہ چیز اپنی حد میں رہے، حد سے نکلنا کسی بھی چیز کے نفع کو نقصان میں بدل دیتا ہے۔

تبلیغی جماعت کا موجودہ معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے، حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ اور دیگر اکابرین نے اس مبارک کام کے لئے جو طریقہ قائم فرمایا تھا اور اسے غلط افکار ونظریات سے بچانے کے لئے جو اصول مقرر کئے تھے، تبلیغی جماعت ان سے ہٹتی ہوئی نظر آ رہی ہے، اور اب دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں غلو اور امور شریعت سے انحراف نیز حضرات علمائے کرام، اکابرین دیوبند کی اہانت اور دعوت وتبلیغ کے ایک بڑے ذمہ دار کے سلسلے میں دار العلوم دیوبند سے جاری ہونے والے فتویٰ پر عدم اعتماد کا معاملہ تشویشناک حد تک بڑھ چکا ہے۔ اسی طرح امارت وشورائیت کی توثیق وتردید کا سلسلہ بھی برابر جاری ہے، جس کے نتیجہ میں دعوت وتبلیغ کا عمل بری طرح متاثر ہے، جماعتوں کے نکلنے سے زیادہ اپنے حق پر ہونے کو ثابت کرنے کے لئے زور صرف کیا جا رہا ہے۔ نیز تبلیغی جماعت سے وابستہ افراد ''دو فریق'' بن چکے ہیں ہمارے یہاں نوبت یہاں تک پہنچی کہ دو مرکز بن گئے۔

تبلیغی جماعت کے عمومی اور خصوصی حلقوں میں شرعی حدود سے متجاوز ہو کر بیانات میں جو باتیں کھی جارہی ہیں ان کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیے:

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم اور جماعت کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی مناجات کے لئے خلوت اور تنہائی میں چلے گئے۔ جس سے بنی اسرائیل کے پانچ لاکھ اٹھاسی ہزار افراد گمراہ ہو گئے۔

(۲) اجرت لے کر دین کی تعلیم دینا، دین کو بیچنا ہے۔ زنا کار لوگ تعلیم قرآن پر اجرت لینے والوں سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

(۳) کیمرے والا موبائیل جیب میں رکھ کر نماز نہیں ہوتی، تم علماء سے جتنے چاہے فتوے لے لو، کیمرے والے موبائیل سے قرآن کا سننا اور پڑھنا، قرآن کی توہین ہے۔ اس میں گناہ ملے گا کوئی ثواب نہیں ملے گا، اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قرآن پر عمل کرنے سے محروم کر دیں گے۔ جو علماء اس سلسلے میں جواز کا فتویٰ دے رہے ہیں میرے نزدیک وہ علمائے سوء ہیں، ان کے دل ودماغ یہود ونصاریٰ سے متاثر ہیں، وہ بالکل جاہل علماء ہیں۔

(۴) اگر تم اخلاص کے ساتھ کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے وہ کام لے گا جو نبیوں سے بھی نہیں لیا۔

(۵) نبی اونچے نہیں تھے، کام اونچا تھا۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

(۶) خانقاہوں کی مخالفت کرتے ہوئے مولانا سعد صاحب نے فرمایا: ''خلوت وعزلت مایوس کرنے والی چیز ہے، کسی عمل اور کسی ریاضت وخلوت سے یہ امت خیر پر نہیں آ سکتی۔ علمائے کرام کی مخالفت کرتے ہوئے ایک ذمہ دار شخص نے یہ کہا کہ

(۷) ہمارے اس کام میں خارجی لقمہ نہیں لیا جائے گا، وقت لگاتے نہیں، نہ گشت میں شرکت، نہ تعلیم میں شرکت، رائے دینے چل دیئے۔

(۸) مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کے بعد اگر کوئی لائق عظمت، لائق احترام اور لائق اقتداء مقام ہے تو وہ مرکز نظام الدین ہے۔

(۹) ایک تبلیغی صاحب نے تو حد کر دی، فرمایا: پہلے دعوت ہے پھر عبادت، دیکھو اذان پہلے ہے نماز بعد میں۔

(۱۰) توبہ کی تین شرطیں لوگ جانتے ہیں، چوتھی شرط بھول گئے، اور وہ شرط ہے اللہ کے راستے میں نکلنا۔

(۱۱) ایک صاحب علم نے قرآن وحدیث سے غلط استدلال کرتے ہوئے فرمایا: میرے نزدیک علم ہی ذکر ہے۔

یہ اور اس طرح کی اور بھی بہت سی گمراہ کن باتیں تبلیغی جماعت کے عمومی اور خصوصی حلقوں میں کہی جارہی ہیں جن پر دارالعلوم دیوبند کے اکابر اساتذہ کرام اور مفتیان عظام نے غور وتحقیق کر کے فتویٰ جاری کیا اور اپنا موقف واضح کرتے ہوئے کہا کہ

> تحقیق کے بعد اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ مولانا سعد صاحب کے بیانات میں قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات، غلط استدلالات اور تفسیر بالرائے پائی جارہی ہیں، بعض باتوں میں تو انبیاء علیہم السلام کی شان اقدس میں بے ادبی ظاہر ہوتی ہے۔ جب کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن میں موصوف جمہور امت اور اجماع سلف کے دائرے سے باہر نکل رہے ہیں، بعض فقہی مسائل میں بھی وہ معتبر دارالافتاؤں کے متفقہ فتوے کے برخلاف بے بنیاد نئی رائے قائم کر کے عوام کے سامنے شدت کے ساتھ بیان کر رہے ہیں، نیز تبلیغی جماعت کے کام کی اہمیت وہ اس طرز پر بیان کر رہے ہیں جس سے دین کے دیگر شعبوں پر سخت تنقید اور ان کا استخفاف ہو رہا ہے، اور سلف کی پرانی دعوتی ترتیبوں کا رد اور انکار لازم آرہا ہے، نیز اس کی وجہ سے اکابر واسلاف کی عظمت میں کمی بلکہ استخفاف پیدا ہو رہا ہے، ان کا یہ رویہ تبلیغی جماعت کے سابقہ ذمہ داران حضرت مولانا الیاس صاحبؒ، حضرت مولانا یوسف صاحبؒ، اور مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے یکسر خلاف ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے فتوے پر تبلیغی جماعت سے منسلک بعض افراد کا رد عمل:

دارالعلوم دیوبند کے اس فتوے پر عمل کرنا مسلک دیوبند کے ہر فرد کی ذمہ داری تھی مگر افسوس کہ علم سے بے بہرہ افراد نے بھی یہ کہنا شروع کر دیا کہ

(۱) ''جن علمائے دیوبند نے فتویٰ جاری کیا ہے ابھی ان کی رسائی وہاں تک نہیں ہو سکی ہے، جہاں تک ان باتوں کے کہنے والے کی رسائی ہے......!''

(۲) ''عبارات کو سیاق وسباق سے ہٹا کر یا پیسے دے کر مولانا سعد صاحب کے خلاف دارالعلوم دیوبند سے فتویٰ جاری کروایا گیا......!''

محترم سامعین! دارالعلوم دیوبند مسلمانوں کے لئے ایک خدائی عطیہ ہے، جس کے ذریعے مسلمان شریعت اسلامیہ سے جڑے ہوئے ہیں، کتاب وسنت کی تعلیم وتدریس، شریعت کی ترویج واشاعت اور بدعات وخرافات کے ازالے کی جو توفیق منجانب اللہ اس ادارے کو نصیب ہوئی بر صغیر میں کسی اور درسگاہ کو نہ مل سکی۔ الحمد للہ! دارالعلوم دیوبند مسلک اہلسنت والجماعت کا قد آور ترجمان اور نگراں ہے۔ اور ہم اسی مسلک حق پر قائم ہیں اور ظاہر ہے اس کے خلاف اگر کوئی اس طرح کا رویہ اختیار کرتا ہے تو وہ ناقابل برداشت ہے۔ اس پر جم کر نکیر کی جائے گی خواہ کہنے والا کسی بھی حیثیت کا مالک کیوں نہ ہو؟

دعوت و تبلیغ کے شعبہ میں وقت نہ لگانے والے علمائے کرام کے ساتھ بعض احباب کا افسوسناک سلوک:

علمائے کرام وارثین انبیاء ہیں جن کی بلند شان اور عظمت کے پیش نظر جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے محبت کرنے کا حکم دیا اور ان کی تحقیر

توہین سے منع فرمایا۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ علمائے کرام کی مثال ان ستاروں کی ہے جن سے خشکی اور تری کے راستوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے جب ستارے بےنور ہوجائیں تو اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ راہ چلنے والے بھٹک جائیں۔قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ "خدا سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔" (سورۂ فاطر آیت نمبر ۲۸) حضرت حسن بصریؒ فرماتے تھے: علماء نہ ہوتے تو عوام جانوروں کی طرح ہوجاتے، یہ جان ہی نہ پاتے کہ کیسے عبادتیں کرنی ہیں اور کیسے شادی بیاہ کے معاملات انجام دینے ہیں؟

حضرات علمائے کرام کے فضائل اور ان کی خدمات کے نقوش اس قدر روشن اور تابناک ہیں جن کو بتانے یا انگلیوں سے اشارہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔یہ وہ طبقہ ہے جو علم دین سیکھنے اور سکھانے نیز دین کی ترویج واشاعت کے لئے اپنی پوری زندگی کو وقف کردیتا ہے۔اس کے باوجود اگر کوئی عالم دین دعوت وتبلیغ کے مروجہ نظام سے پوری طرح وابستہ نہ ہو یا اس نے مقررہ وقت دعوت وتبلیغ کے راستے میں نہ لگایا ہو تو اسے کم تر جانا جاتا ہے، اور نماز جمعہ کے موقع پر ایسے عالم پر اس غیر عالم شخص کو ترجیح دی جاتی ہے جو چالیس دن یا چار مہینہ لگا چکا ہو۔نتیجتاً ایسا شخص سنی سنائی باتیں اور قرآن وحدیث کی من مانی تشریحات بیان کرتا ہے، جس سے مسلمانوں میں تنازعات اور بے چینیاں جنم لیتی ہیں، اسی طرح جن مدارس اور مساجد میں وقت نہ لگانے والے علماء امامت وتدریس کے فرائض انجام دے رہے ہوں ان سے بجبر واکراہ وقت لگوانے کی کوشش کی جاتی ہے بصورت دیگر انہیں معزول کردیا جاتا ہے، نیز امامت وتدریس کے منصب پر تقرر کے لئے بھی ایسے ہی لوگوں کو ترجیح دی جاتی ہے جن کا وقت لگا ہوا ہو۔امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل سنت الجماعت ہونے کی ایک علامت علماء کی عزت کرنا بھی ہے۔گویا علماء کی بےعزتی کرنے والے غیر اہل سنت والجماعت فرقوں کی طرح ہوجاتے ہیں۔حافظ ابن عساکر اور حسن ابن ذکوان رحمہم اللہ فرماتے ہیں: جو علماء کو برا بھلا کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ظاہری موت سے پہلے اس کے دل کو مار ڈالتے ہیں۔علمائے شہر نے متفقہ طور پر یہ طے کیا ہے کہ تبلیغی جماعت کے حلقوں میں جاری علماء کی توہین ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی اور اس پر شدت سے نکیر کی جائے گی۔

دینی مسائل ومعلومات کے سلسلے میں بھی تبلیغی جماعت سے وابستہ اکثر افراد کم علمی اور ناواقفیت کے شکار ہیں۔لیکن اپنی اس ناواقفیت سے بھی کم ہی لوگ واقف ہوتے ہیں، چنانچہ نہ صرف من مانے طریقے پر بہت سارے دینی امور انجام پاتے ہیں بلکہ عام مسلمانوں کو بھی بلا دلیل مسائل بتائے جاتے ہیں، حالانکہ یہ مقام ومنصب ان ہی علمائے کرام کا ہے جنہیں علم دین میں رسوخ حاصل ہو۔عام لوگوں کے لئے فرمان الٰہی ہے: فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورہ انبیاء آیت نمبر:۷) جو لوگ بغیر علم کے مسئلے مسائل بتاتے ہیں اُن کے بارے میں حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

ان دنوں دعوت تبلیغ کے حلقے میں امارت وشورائیت کا مسئلہ آتش فشاں بنا ہوا ہے، پورے ملک میں اس مسئلے کو لے کر تبلیغی جماعت سے وابستہ افراد دو خانوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ہر فریق اپنے موقف کے اثبات اور فریق ثانی کے موقف کی تردید کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہے اور اس کے لئے قرآن وحدیث کی من مانی تشریح سے بھی گریز نہیں کررہا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ معاملہ انتہائی تشویشناک شکل اختیار کرچکا ہے اور اگر بروقت اقدام کرتے ہوئے اس بڑھتے ہوئے سیلاب پر روک نہ لگائی گئی تو اندیشہ ہے کہ ہر مسجد فتنہ وفساد کی آماجگاہ بن جائے گی اور علمائے کرام کی توہین نیز دینی اداروں اور فتاویٰ پر عدم اعتماد اور اس عظیم اور مبارک محنت کے متاثر ہونے کے نتیجہ میں امت مسلمہ کا ناقابل تلافی نقصان ہوگا۔تاریخ شاہد ہے کہ امت مسلمہ پر جب بھی نازک حالات آئے، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے وارثین علمائے کرام نے آگے بڑھ کر ان حالات کا مقابلہ کیا ہے اور پیدا ہونے والے فتنوں کا سد باب کیا ہے۔فتنہ وفساد اور غلو وانحراف کے منجدھار میں پھنس جانے والی تبلیغی جماعت کی اس کشتی کو بھی اگر کوئی بخیر وعافیت ساحل تک لے جاسکتا ہے تو وہ علمائے کرام کی جماعت ہے جسے اللہ نے یہ صلاحیت اور ہمت عطا فرمائی ہے۔

یہ پیغام آپ تمام حضرات تک پہونچایا جا رہا ہے کہ

(۱) علماء و مفتیان شہر مالیگاؤں نے متفقہ طور پر یہ طے کیا ہے کہ دعوت و تبلیغ کی محنت کو غلو اور انحراف سے پاک کرنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھایا جائے گا اور دعوت و تبلیغ کو اُن ہی اولین رہنمایانہ خطوط پر باقی رکھنے کی کوشش کی جائے گی، جن کے ساتھ دار العلوم دیوبند کے اکابرین نے اس محنت کی اجازت دی تھی اور اس کے لئے دعا فرمائی تھی۔

(۲) یاد رکھئے! علمائے کرام و مفتیان شہر مسئلہ امارت و شورائی نظام میں ہرگز ہرگز فریق نہیں ہیں۔ وہ کسی بھی فریق کے حامی یا مخالف نہیں ہیں، بلکہ وہ تو ثالثی کا کردار نبھاتے ہوئے فریقین کے درمیان مصالحت و مفاہمت کی راہ نکالنا چاہتے ہیں البتہ غیر شرعی امور و معاملات پر نکیر ان کا فرض منصبی ہے۔

علماء کے پیش نظر امت مسلمہ کا اتحاد اور اس مبارک محنت کو اس کے اصل منہج پر برقرار رکھنا ہے، نیز علماء چاہتے ہیں کہ دار العلوم دیوبند نے جو نکیر کی ہے اُسے بلا حیل و حجت قبول کیا جائے، کیوں کہ دار العلوم دیوبند نے جو نکیر کی ہے وہ مضبوط، مستند اور قابل اعتماد ہے۔

(۳) جن لوگوں نے بھی علی الاعلان تحریف یا غلو والا قدم مجمع عام میں اٹھایا ہے انہیں تحریراً رجوع کے بجائے شریعت کے ضابطے کے مطابق جیسی غلطی ویسی توبہ کے تحت علی الاعلان رجوع کرنا چاہئے۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ غلطی کرنے والے کو رجوع پر آمادہ کریں نہ کہ اس کا ساتھ دے کر اسے مزید آگے بڑھائیں۔

(۴) علماء و مفتیان شہر مالیگاؤں اپنے شہر میں دو مرکز کے ہرگز اور قطعاً قائل نہیں ہیں۔ تبلیغی جماعت مسجدوں اور منبروں سے تعلق رکھنے والی غیر سیاسی خالص دینی جماعت ہے۔ اس کا دو ٹکڑوں میں بٹنا سراسر دینی نقصان ہے۔ اس اختلاف کے نقصانات بعض مساجد میں کام بند ہونے، بعض میں باہمی گالی گلوچ اور ایک دوسرے کی تحقیر و تذلیل کی صورت میں سامنے آنے لگے ہیں، اس سے نظر چرانا اور عام لوگوں کو یہ احساس دلانا کہ سب ٹھیک ہے ناواقفیت اور بدترین خیانت ہے۔ اس اختلاف کو مسجد مسجد پھیلنے سے اگر نہ روکا گیا تو اس پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔ علمائے شہر یہ چاہتے ہیں کہ سارے ارکان شوریٰ یکجا رہ کر باہمی احترام اور ایمانی اخوت کے جذبے کے ساتھ کام کریں، اور مرکز کی تفریق پر اصرار نہ کریں۔

کل تک غلو و انحراف کی باتیں اور قرآن و حدیث سے غلط استدلالات عام افراد کی جانب سے سامنے آتے تھے، لیکن اب یہی باتیں ذمہ دار احباب کی جانب سے مسلسل سامنے آ رہی ہیں۔ جو عقائد اہلسنت والجماعت اور جمہور علماء کے مسلک و مشرب سے ہٹ کر ایک نئے نظریہ کی جانب اشارہ کر رہی ہیں، چوں کہ ذمہ دار افراد کی جانب سے کہی گئی باتیں عام لوگوں کے لئے حجت بن جاتی ہیں، اور وہ اُن باتوں کو اصل دین کا حصہ سمجھ کر آگے بڑھانا شروع کر دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں گمراہی پھیلتی ہے۔ لہٰذا علمائے کرام کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اس مبارک محنت کو اہل سنت والجماعت کے عقائد و نظریات اور اکابر دیوبند کے مسلک و مشرب پر برقرار رکھنے کے لئے آگے آئیں، اور غیر شرعی امور و معاملات پر نکیر کرتے ہوئے نیز عام لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے ایک مضبوط لائحہ عمل طے کریں۔ علمائے شہر مالیگاؤں دونوں گروپ کے اختلاف کو ختم کرنے کے لئے اس رخ پر محنت کر رہے ہیں، مقامی تبلیغی کے دو فریق میں سے ایک فریق مصالحت کے لئے پوری طرح آمادہ ہے، دوسرے فریق کی جانب سے کچھ ایسی باتیں سامنے آئی ہیں، جن پر علمائے کرام کو اطمینان نہیں ہے لیکن ابھی بھی علمائے کرام پر امید ہیں اور مصالحت کے لئے برابر کوشاں ہیں، اور آپ سب سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔ آپ تمام برادران خوب دعا بھی کریں اور صدقات و خیرات کا اہتمام بھی کریں تا کہ حق تعالیٰ کی نصرت متوجہ ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنی مدد شامل حال فرمائے اور اس شر میں چھپی ہوئی خیر سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔ آمین

(منجانب: علماء و مفتیان شہر مالیگاؤں)